بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ دعوت نمبر 19

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ

اس کو غیر اللہ سے پاک ذہنوں کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔ پس یقیناً وہی اللہ کا انکار کرنے والے ہیں۔ 5/44

قانونِ واراثت اور الوصیت

قرآن کی روشنی میں

از قلم محمد یونس شہید

رابطہ کے لئے 0334 40 49 480

☆بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ☆

☆قانونِ وراثت اور الوصیت قرآن کی روشنی میں ☆

یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ ٭ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ۚ فَاِنۡ کُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَیۡنِ فَلَہُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ۚ وَ اِنۡ کَانَتۡ
وَاحِدَۃً فَلَہَا النِّصۡفُ ؕ وَ لِاَبَوَیۡہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنۡ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلَدٌ وَّ
وَرِثَہٗۤ اَبَوٰہُ فَلِاُمِّہِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَہٗۤ اِخۡوَۃٌ فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصِیۡ بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ اٰبَآؤُکُمۡ وَ اَبۡنَآؤُکُمۡ
لَا تَدۡرُوۡنَ اَیُّہُمۡ اَقۡرَبُ لَکُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِیۡضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۝۱۱ وَ لَکُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَکَ اَزۡوَاجُکُمۡ
اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّہُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَہُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصِیۡنَ بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ وَ لَہُنَّ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَکۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّکُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَکُمۡ وَلَدٌ فَلَہُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ تُوۡصُوۡنَ بِہَاۤ اَوۡ
دَیۡنٍ ؕ وَ اِنۡ کَانَ رَجُلٌ یُّوۡرَثُ کَلٰلَۃً اَوِ امۡرَاَۃٌ وَّ لَہٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنۡ کَانُوۡۤا اَکۡثَرَ
مِنۡ ذٰلِکَ فَہُمۡ شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصٰی بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ۙ غَیۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِیَّۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ
حَلِیۡمٌ ۝۱۲ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ یُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَ ذٰلِکَ
الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝۱۳ وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوۡدَہٗ یُدۡخِلۡہُ نَارًا خَالِدًا فِیۡہَا ۪ وَ لَہٗ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۝۱۴

ترجمہ: اور اللہ تم کو تمہاری اولاد کے بارے حکم دیتا ہے۔ ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر ترکے میں حصّہ ہے۔ اگر عورتیں دو سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ کا جو میّت نے چھوڑا ہے دو تہائی ان کے لئے اور تہائی مرد کا ہے۔ اور اگر ایک عورت ہے تو اُس کیلئے کل ترکہ کا آدھا ہے اور آدھا مرد کا ہے۔ والدین کیلئے دونوں میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصّہ ہے اگر اس کی اولاد ہے اس میں سے جو میّت نے چھوڑا۔ پس اگر اس کی اولاد نہیں ہے تو اس کا باپ وارث ہے اور اس کی ماں کا ایک تہائی ہے۔ اور اگر اس کے بہن بھائی ہیں تو ماں کا چھٹا حصّہ ہے ترکہ میں وصیّت اور اُدھار کی ادائیگی کے بعد۔ تم بالکل نہیں جانتے کہ تمہارے والدین اور تمہاری اولاد میں سے تمہارے زیادہ قریب کون ہے از روئے نفع کے۔ یہ تو مقرر شدہ حصّہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یقیناً اللہ علم والے حکمت والے ہیں۔ 11 اور تمہارے لئے آدھا ہے اس ترکہ میں سے جو تمہاری بیویاں چھوڑیں اگر اُن کی اولاد نہ ہو۔ پس اگر اُن کی اولاد ہے تو تمہارے لئے چوتھائی ہے ترکہ میں وصیّت کے بعد جو وہ کریں اور اُدھار کی ادائیگی کے بعد۔ اور ان کے لئے چوتھائی ہے اس ترکہ میں جو تم چھوڑو اگر تمہاری اولاد نہیں ہے۔ پس اگر تمہاری اولاد ہے تو پھر اِن کیلئے آٹھواں حصّہ ہے ترکہ میں جو تم چھوڑو وصیّت کے بعد جو تم کرو اور اُدھار کی ادائیگی کے بعد۔ اگر میّت کوئی مرد یا عورت ہو اُس کا وارث کلالہ کو قرار دیا گیا ہو۔ اور اِس میّت کا ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو اِن میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے ترکہ میں۔ پس اگر اِس سے زیادہ بہن بھائی ہوں تو وہ سب ترکہ کے ایک تہائی میں شریک ہوں گے وصیّت کے بعد ہے جو کی گئی ہو اور اُدھار کی ادائیگی کے بعد۔ اس میں کوئی نقصان والی بات نہیں ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے۔ اور اللہ ہی علم و حلم عطا کرنے والا ہے۔ 12 یہ مذکورہ احکام اللہ کی حدود ہیں۔ جو اللہ کی اِن حدود کی بذریعہ اُس کی رسالت اطاعت کرے گا۔

اللہ اُسے باغات میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ اِن باغات میں رہیں گے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ 13 اور جو کوئی اُس کی حدود کی بذریعہ اُس کی رسالت نافرمانی کرتا ہے۔ یقیناً وہ اُس کی حدود سے تجاوز کرتا ہے۔ اللہ اُسے آگ میں داخل کریگا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اُس کے لئے یہ دردناک عذاب ہے۔ 4/14

قرآن کی مذکورہ بالا 4/11 تا 4/14 آیات واراثتی تقسیم کا ذکر ہے۔ کلالہ کا مسئلہ اسی سورۃ کی آیت نمبر 176 میں بیان کرکے میت کے ترکہ کی واراثتی تقسیم کا بیان مکمل کردیا ہے۔ آیت نمبر 176 ملاحظہ فرمایئے۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ترجمہ: وہ تُجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی مرجائے۔ اُس کی اولاد نہ ہو۔ اور اُس کی ایک بہن ہے۔ پس اُس کیلئے کل ترکہ کا آدھا حصّہ ہے۔ اور ایک بھائی ہے وہ باقی ترکہ کا وارث ہے۔ اگر اُس میّت کی اولاد نہیں ہے۔ اگر بہنیں دو ہوں تو دونوں کے لئے کل ترکہ کا دوتہائی ہے (باقی ترکہ کا ایک بھائی وارث ہے) اور اگر بہن بھائی بہت مرد اور عورتیں ہوں تو پھر ہر مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ آئے گا۔ اللہ تمہارے لئے کھول کھول کر احکامات بیان کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔ 4/176

قرآن کی آیات 4/11 تا 4/14 اور 4/176 کے مطابق آپ کے سامنے میت کے ترکہ میں واراثت کی تقسیم کا جو ذکر کیا گیا ہے اُسے ترتیب وار ایک چارٹ کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

نمبرا : اولاد کا والدین کے ترکہ میں حصہ:

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ: اللہ تم کو تمہاری اولاد کے بارے حکم دیتا ہے۔ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر ترکے میں حصّہ ہے: مرد کے دو اور عورت کا ایک حصہ والدین کے ترکہ میں سے۔ والدین کے ترکہ میں سے مرد عورت سے دوگنا حصہ لے گا۔ یہ ایک عام قانون ہے کہ والدین کے ترکہ میں سے بیٹے کا حصہ بیٹی کے حصے سے دُگنا ہے۔ اسی آیت میں آگے دو حالتوں میں عام قانون پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔ نمبرا: فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ اگر عورتیں دو سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ کا جو میّت نے چھوڑا ہے دوتہائی ان کے لئے اور تہائی مرد کا ہے۔ نمبر ۲: وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اور اگر ایک عورت ہے تو اُس کیلئے کل ترکہ کا آدھا ہے اور آدھا مرد کا ہے۔ یہ والدین کے ترکہ میں سے صرف اولاد کیلئے واراثت کی تقسیم ہے۔ اس لئے عام قانون کے علاوہ دو حالتوں میں واراثت کی تقسیم میں صرف عورتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ نمبرا: اگر بیٹیاں دو سے زیادہ ہیں تو وہ سب دوتہائی کی وارث ہیں اور باقی تہائی بیٹے کا ہے۔ نمبر۲: اگر بیٹی ایک ہے تو وہ آدھے ترکے کی وارث ہے اور باقی آدھے ترکے کا وارث بیٹا ہے۔ کیونکہ پہلے بتادیا گیا ہے کہ یہ اللہ کا حکم اولاد کے بارے ہے کہ اس کے وارث صرف بیٹے بیٹیاں ہیں۔ یہ والدین کا ترکہ بیٹے اور بیٹیوں ہی میں تقسیم ہوگا۔

نمبر ۲: والدین کا اولاد کے ترکہ میں حصہ:

نمبر۱: وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ والدین کیلئے دونوں میں سے ہرایک کے لئے چھٹا حصّہ ہے اگراس کی اولاد ہے اس میں سے جومیّت نے چھوڑا۔بیٹے کی کل جائداد کا 1/6 ماں کو اور کل جائداد کا 1/6 باپ کو دیا جائے گا۔

نمبر۲: فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ پس اگراس کی اولادنہیں ہےتو اس کا باپ وارث ہےاوراس کی ماں کا ایک تہائی ہے۔اوراگراس کے بہن بھائی ہیں تو ماں کا چھٹاحصّہ ہے ترکہ میں وصیّت اور اُدھارکی ادائیگی کے بعد۔اور باقی کا وارث والد ہے۔

نمبر ۳: شوہر کا بیوی کے ترکہ میں حصہ:

وَلَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ اورتمہارے لئے آدھا ہےاس ترکہ میں سے جوتمہاری بیویاں چھوڑیں اگراُن کی اولاد نہ ہو۔پس اگراُن کی اولاد ہےتو تمہارے لئے چوتھائی ہے ترکہ میں سے وصیّت کے بعد جووہ کریں اوراُدھارکی ادائیگی کے بعد۔

نمبر ۴: بیوی کا شوہر کے ترکہ میں حصہ:

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ اوران کے لئے چوتھائی ہےاس ترکہ میں جوتم چھوڑو اگرتمہاری اولادنہیں ہے۔پس اگرتمہاری اولاد ہے توپھران کیلئے آٹھواں حصّہ ہے ترکہ میں جوتم چھوڑو وصیّت کے بعد جوتم کرواوراُدھارکی ادائیگی کے بعد۔

نمبر۵ کلالہ کا میت کے ترکہ میں حصہ:

وَاِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امۡرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنۡ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصٰى بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ۙ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ اگرمیّت کوئی مردیاعورت ہواُس کا وارث کلالہ کوقراردیا گیاہو۔اور اِس میّت کاایک بھائی اورایک بہن ہوتو اِن میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے ترکہ میں۔پس اگر اِس سے زیادہ بہن بھائی ہوں تووہ سب ترکہ کےایک تہائی میں شریک ہوں گے یہ ترکہ کی تقسیم وصیّت کے بعد ہے جوکی گئی ہواوراُدھارکی ادائیگی کے بعد۔اس میں کوئی نقصان والی بات نہیں ہے۔یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے۔اوراللہ ہی علم وحلم عطا کرنے والا ہے۔12

كَلٰلَةً : یہاں کلالہ میت نہیں ہے بلکہ میت کی اکلوتی اولاد کلالہ ہے۔لَهٗ اَخٌ "وَ اُخۡتٌ" لَهٗ میں ہٗ کی ضمیر میت کی طرف جارہی ہے کہ اس میت کا بھائی اور بہن ہے۔جب کہ کلالہ میں تائے تانیث کی ہےاس لئے کلالہ میت نہیں ہے۔لہٰذا یہاں کلالہ میت کا وارث ہے۔اور یہ مرد ہے یا کوئی عورت ہے وہ میت کی اکلوتی اولاد ہے۔میت کے ترکہ میں بہن بھائیوں کے حصہ کی بھی بات ہے۔اگرایک بھائی اور ایک

بہن ہے تو دونوں میں سے ہر ایک کو میت کی کل جائداد کا چھٹا چھٹا حصہ ملے گا۔اگر بہن بھائی زیادہ ہیں تو سب جائداد کے 1/3 حصے میں برابر کے شریک ہوں گے۔4/176 آیت میں کلالہ میت ہےاوراُس کی اولا دنہیں ہےاورکلالہ کےبہن بھائیوں میں اُس کا ترکہ تقسیم ہوگا۔یہ آیت بھی ملاحظہ فرمایئے۔یَسۡتَفۡتُوۡنَکَ ؕ قُلِ اللّٰہُ یُفۡتِیۡکُمۡ فِی الۡکَلٰلَۃِ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا ہَلَکَ لَیۡسَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗۤ اُخۡتٌ فَلَہَا نِصۡفُ مَا تَرَکَ ۚ وَہُوَ یَرِثُہَاۤ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّہَا وَلَدٌ ؕ فَاِنۡ کَانَتَا اثۡنَتَیۡنِ فَلَہُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَکَ ؕ وَ اِنۡ کَانُوۡۤا اِخۡوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ؕ **یُبَیِّنُ** اللّٰہُ لَکُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۷۶﴾ ترجمہ:وہ تجھ سےفتویٰ مانگتے ہیں۔ان سے کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارےفتویٰ دیتا ہے۔اگرکوئی مرجائے۔اُس کی اولادنہ ہو۔اوراُس کی ایک بہن ہے۔پس اُس کے لئےکل ترکہ کا آدھا حصّہ ہے۔اورایک بھائی ہے وہ باقی ترکہ کاوارث ہے۔اگراُس میّت کی اولادنہیں ہے۔اگربہنیں دوہوں تودونوں کے لئےکل ترکہ کادوتہائی ہے(باقی ترکہ کاایک بھائی وارث ہے)اوراگربہن بھائی بہت مرداورعورتیں ہوں تو پھر ہرمرد کے لئے دوعورتوں کے برابرحصہ آئے گا۔اللہ تمہارے لئےکھول کھول کراحکامات بیان کرتا ہے کہ تم بھٹکتے نہ پھرواوراللہ ہرشےکوجاننے والا ہے۔ 176

نمبرا : اولاد کا والدین کے ترکہ میں حصہ: نمبر ۲: والدین کا اولاد کے ترکہ میں حصہ:نمبر ۳ : شوہر کا بیوی کے ترکہ میں حصہ:نمبر ۴: بیوی کا شوہر کے ترکہ میں حصہ:نمبر۵ کلالہ کا میت کے ترکہ میں حصہ:

نوٹ: مذکورہ پانچ نمبروں میں میت اور وارثین کاتفصیلی ذکرکر دیا گیا ہے۔یہ سب حسب نسب اور زوجین میں ترکہ کی تقسیم ہے۔یہ تقسیم اوپر اباءکی طرف اورنیچے اولاد کی طرف جاتی ہے۔اگر اوپر اور نیچے کے سلسلہ نسب میں کوئی وارث نہ ہو تو پھردائیں بائیں،بہن بھائیوں کی طرف منتقل ہوتی ہے۔اسی طرح بہن بھائیوں میں کوئی نہ ہو تو پھر اُن کی اولادکی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔اس طرح پوتے اورپوتیاں اپنے دادا کی جائداد میں اپنے باپ کے واراثتی حصے میں شریک ہو سکتے ہیں اور اسی طرح دوتے اور دوتیاں اپنے نانا اور نانی کی جائداد میں ماں کے واراثتی حصے میں شریک ہو سکتے ہیں۔ترکہ میں واراثتی حق لینے کے لئے حسب و نسب کا خونی رشتہ ثابت کرنا ضروری ہے۔اس میں پہلاحق اولاد اوراولادکی اولاد اورماں باپ اورماں باپ کےماں باپ اور شوہر اور بیوی کاہے۔اس کے بعد یہی حق میت کےبہن بھائیوں کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔اس کے بعدیہی حق میت کےبہن بھائیوں کی اولادکی طرف چلا جاتا ہے۔قریبی رشتوں کی فہرست اللہ نے بیان کر دی ہے اور درج شدہ فہرست کی غیر موجودگی میں ان ہی رشتوں کے قریبی رشتوں کو واراثتی حصے میں شریک کیا جائے گا۔ اگر میت کےخونی رشتوں میں دوردورتک کوئی نہ ملے تو ایسی جائدادکو لا وارث قرار دےکرریاست اُسے اپنی ملکیت قرار دےسکتی ہے۔اس ما انزل اللہ کےواراثتی قانون نےنظریہ ملکیت پر اپنی مہرِتصدیق ثبت کر دی ہے۔ملکیت اللہ کی طرف سے دیا ہوا ایسا اختیار ہے جو انسان کےمرنے کے بعدبھی اُس کی حرکتی جائداد ہو یاغیرحرکتی جائداد ہو وہ ریاست اپنے قبضے میں نہیں لے سکتی اورنہ اُس کے نوکروں اور ہمسایوں میں تقسیم کر سکتی ہے۔مرنے کے

بعد بھی انسان کی جائداد اُس کے قریب‌ترین خونی رشتوں میں تقسیم کرنے کے لئے اللہ کا نازل کردہ فرمان ہے۔اب ذاتی ملکیت کے خلاف جو چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں وہ اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف سوائے احتجاج کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔اللہ سے شاید بھول ہوگئی ہے کہ اُس نےتو انسان کے مرنے کے بعد بھی اُس جائداد پر ریاست کو قبضہ کرنے کا اختیار نہیں دیا۔اتنی واضح آیات کے بعد بھی ہمارے مفسر زندہ انسان کی جائداد پرریاست کو قبضہ کرنے کی تاویلات کرکے قرآن میں تضاد پیدا کرنے کی کیوں کوشش‌کر رہے ہیں میری سمجھ سے بالا تر ہے۔بہر حال ہم اس غلط نظریہ کی حمایت کرنے سے قاصر ہیں ماضی میں‌جو ہماری سوچ تھی اُس سے ہم توبہ کرتے ہیں۔

☆الوصیت قرآن کی روشنی میں☆

وصیت کے بعدترکہ کی‌تقسیم ہےلہٰذا قرآن کی روشنی میں وصیت کے بارےبھی جاننا بہت ضروری ہے۔عام طور پر کہا جاتا ہےکہ وراثت کے احکامات کے بعد وصیت کی آیات‌منسوخ ہوگئیں ہیں۔جب کہ قرآن‌میں وراثت کی آیات نے وصیت کے حکم پر عمل کرنا لازم قرار دیاہے۔وصیت کے حکم‌کو منسوخ نہیں بلکہ لازم قرار دیا ہے۔آیئے اب وصیت کے بارے قرآنی آیات کا مطالعہ کریں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۸۰ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۸۱ فَمَنْ خَافَ
مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۸۲ ترجمہ:تم پروصیت کرنافرض کیا گیاہے جب‌تم میں سے کسی ایک کوموت آئے اگراُس نے چھوڑا ہے مال۔یہ‌وصیت والدین کے لیےاورقرابت داروں کے لیے جودستورِحق کے مطابق ہووہ‌متقین پرفرض ہے۔180پس جوبھی اِس وصیت کوسننے کے بعد بدلے پس اس کا گناہ‌صرف اُن پرہی ہے جواس کوبدلتے ہیں۔یقیناًاللہ سننے والاعلم والاہے۔181پس جووصیت کرنے والے کی طرفداری اورحق تلفی سے ڈرتے ہیں پس وہ وصیت سے‌متعلقہ افراد کے درمیان اصلاح کریں پس اُس پرکوئی گناہ‌نہیں۔یقیناًاللہ‌غفورہےرحیم ہے۔ 2/182

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ
غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۗ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ
ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَ لَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝۱۰۶ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى
اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ
شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ ۚ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰۷ ترجمہ:اےایمان والو!تمہارے درمیان‌تم میں سے دوعادل یادو دوسرے جوتم میں سے نہ ہوں اُن کی گواہی ہےوصیّت کےوقت جب‌تم میں سے کسی کوموت آجائے۔اگرتم کسی ملک کےخلاف جنگ

کر رہے ہو(4/101)۔پھر تم کو موت کی مصیبت آ پہنچی ہے تم اِن دونوں گواہوں کو جنگی فرضِ منصبی کے ادا کرنیکے بعد روک لو۔اگر تم وصیّت کے بارے شک کرتے ہو تو دونوں گواہ اللہ کی قسمیں کھا کر بیان دیں کہ ہم اِس گواہی کے بدلے کسی قیمت پر سودا بازی نہیں کریں گے۔اگر چہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔اور نہ ہی ہم اللہ کی گواہی چھپائیں گے۔اِس وقت یقیناً ہم گناہ گاروں میں سے ہوں گے۔106 پھر اگر ثابت ہو جائے کہ دونوں گواہ گناہ میں ملوث ہو گئے تھے پھر دو دوسرے پہلے دونوں کے مقام پر قائم ہو جائیں جن پر گناہ ثابت ہو چکا تھا۔پھر وہ بھی اللہ کی قسمیں کھائیں کہ ہماری شہادت دونوں کی شہادتوں سے زیادہ سچّی ہے۔اور ہم نے زیادتی نہیں کی۔اِس وقت زیادتی کر کے ہم یقیناً ظالموں میں سے ہوں گے۔5/107 وصیت کے بارے مذکورہ بالا آیات 2/180,181,182 اور 107, 106 /5 میں وصیت کا ذکر تفصیل سے کردیا گیا ہے جس کے چیدہ چیدہ نقاط مندرجہ ذیل ہیں۔

1) مرنے سے پہلے ہر انسان کے لئے وصیت کا حق محفوظ ہے کہ وہ اپنی جائداد کے بارے انصاف پر مبنی وصیت کر سکتا ہے۔اس پر ترکہ کی تقسیم سے پہلے عمل کرنا فرض ہے۔

2) یہ وصیت صرف والدین اور قرابت والوں کے لئے ہو سکتی ہے۔اس وصیت کو سننے کے بعد بدلنے والے گناہ گار ہیں شرط صرف یہی ہے کہ یہ وصیت دستور کے مطابق ہو۔

3) اگر وصیت کرنے والے نے کسی کی حق تلفی کی ہے اور کسی کی طرف داری کی ہے جو دستور کے مطابق نہیں اور انصاف پر مبنی نہیں تو ضروری ہے متعلقہ افراد میں اصلاح کریں اور وصیت میں ردو بدل کر سکتے ہیں۔

4) دورانِ جنگ اگر کسی کو موت آجائے تو وصیت کے لئے دو گواہ ضروری ہیں وہ اپنی قوم میں سے یا کوئی دوسری قوم سے ہوں مگر عادل ہوں سچی گواہی دینے والے ہوں۔جنگ کے بعد ان کو روک لیا جائے گا۔

5) دونوں گواہ حلفیہ بیان دیں گے اِس گواہی کے بدلے کسی قیمت پر سودا بازی نہیں کریں گے۔اگر چہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔اور نہ ہی ہم اللہ کی گواہی چھپائیں گے۔اِس وقت یقیناً ہم گناہ گاروں میں سے ہوں گے۔

6) اگر ثابت ہو جائے کہ دونوں گواہ گناہ میں ملوث ہو گئے تھے پھر دو دوسرے پہلے دونوں کے مقام پر قائم ہو جائیں جن پر گناہ ثابت ہو چکا تھا۔پھر وہ بھی اللہ کی قسمیں کھائیں کہ ہماری شہادت دونوں کی شہادتوں سے زیادہ سچّی ہے۔اور ہم نے زیادتی نہیں کی۔اِس وقت زیادتی کر کے ہم یقیناً ظالموں میں سے ہوں گے۔

فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِہٖ مَلَکُوۡتُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ .